© rasailojaraid.com

نظرات

ہندوستان کے عوام نے مارچ کے مرکزی انتخابات کے موقع پر سیاسی شعور کی پختگی اور آزادی رائے کا جو ثبوت دیا تھا اس کا مظاہرہ اسمبلیوں کے گذشتہ انتخابات کے موقع پر بھی ہوا، یہ ظاہر ہے کہ آج جنتا پارٹی کے ساتھ عوام کا وہ والہانہ اور بے ساختہ تعلق نہیں ہے جو گذشتہ مارچ میں تھا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض معاملات میں لوگوں کو جنتا گورنمنٹ سے شکایات پیدا ہو گئی ہیں جو کم ہونے کے بجائے روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ مثلاً ضروری اشیا گراں سے گراں تر اور کہیں کہیں نایاب ہوتی جارہی ہیں۔ امرجنسی کے زمانہ میں جو لوگ تختۂ مشق ظلم وستم رہے تھے اون کی اشک شوئی کا اب تک انتظام نہیں ہوسکا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ملک میں لا اینڈ آرڈر اور ڈسپلن کی حالت بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے، لیکن ان سب باتوں کے باوجود عوام نے محسوس کیا کہ جب وہ کانگریس جیسی دیرینہ اور باوقار پارٹی کا تختہ الٹ کر جنتا پارٹی کو برسر اقتدار لائے ہیں تو اسے کم از کم پانچ برس تو کام کرنے کا موقع دینا چاہیئے، ہندوستان ایک بڑا ملک ہے۔ اس میں ہر قسم کے اچھے برے لوگ آباد ہیں، جنتا گورنمنٹ کے پاس کوئی جادو کی لکڑی تو ہے نہیں۔ جس سے وہ برسوں کے فساد کو یک بیک ختم کردے اس لئے ابھی اس کے ہاتھ مضبوط کرنے اور اوس کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے، عوام کا یہی احساس تھا جس کے باعث دس اسمبلیوں میں سے سات میں جنتا پارٹی عظیم اکثریت سے کامیاب ہوگئی اور ان ریاستوں میں جنتا گورنمنٹ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قائم ہوگئی ہے ، باقی ریاستوں میں مقامی پارٹیاں برسراقتدار آئی ہیں، جن کا ان ریاستوں میں پہلے سے بڑا اثر تھا۔ ہمارے نزدیک عوام کی آزادی رائے کا یہ بھی ثبوت ہے ، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر پارٹی سنبھل کر چلے گی اور اپنے لئے زیادہ سے زیادہ نیک نامی اور عوام میں مقبولیت حاصل کرنے اور مرکز سے تعاون کرنے کی کوشش کریگی، اس سے ملک کو فائدہ پہونچیگا —

لیکن ان انتخابات کا ایک مجموعی نتیجہ یہ بھی ہوا کہ کانگریس کا مرکز سے تو خاتمہ ہوا ہی تھا جہاں جہاں ریاستی انتخابات ہوتے جاتے ہیں کانگریس کا وہاں سے بھی خاتمہ ہوتا جاتا ہے اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ وقت جلد آئے گا، جب کہ پورے ملک میں کسی ایک ریاست میں بھی کانگریس اپنی گورنمنٹ قائم کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوگی، یہ عظیم انقلاب تاریخ کا ایک بہت بڑا سبق ہے جسے ہر پارٹی اور اس کے ہر لیڈر کو یاد رکھنا چاہئے، لیکن بڑے افسوس اور شرم کی بات ہے کہ خود کانگریس نے اس سے کوئی عبرت حاصل نہیں کی، کانگریس ہائی کمانڈ میں اگر ایمانداری ہوتی اور ملک و قوم کی خدمت کا ان میں بے لوث جذبہ ہوتا تو ان کو سمجھنا چاہئے تھا کہ مسز اندرا گاندھی نے اقتدار طلبی کے نشہ میں سرشار ہوکر وہ کیا ہے جو کانگریس کا بڑے سے بڑا دشمن بھی نہیں کرسکتا یہاں تک کہ خود انگریزوں نے بھی نہیں کیا۔ اور کانگریس نے ہر معاملہ میں اندرا گاندھی کی غیر مشروط حمایت و تائید کرکے جس عظیم جرم کا ارتکاب کیا ہے وہ ہرگز خودکشی کے جرم سے کسی طرح کم نہیں تھا۔ اس بناء پر سقوط کانگریس کے بعد اس جماعت کے لیڈروں کا یہ فرض تھا کہ وہ اس سقوط کے ذمہ دار جتنے بھی افراد و اشخاص تھے ان کو کسی رو رعایت کے بغیر وہ سزائیں دی جاتیں جو ایک پارٹی زیادہ سے زیادہ اپنے ارکان و اعضا کو دے سکتی ہے لیکن کانگریس نے ایسا نہیں کیا چنانچہ تطہیر (PurGATion) کے طریقہ کار پر عمل کرنے کے بجائے اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مداہنت اور مجرمین کے ساتھ اغماض اور چشم پوشی کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے اور آج تک اوس میں یہ اخلاقی جرأت پیدا نہیں ہوئی کہ وہ اپنے سنگین جرائم کا کھلے دل سے اعتراف و اقرار کر کے ملک اور قوم سے اون کی معافی مانگتی، یہ حالات کانگریس کے مستقبل کے لئے اچھا شگون نہیں ہیں! چنانچہ اوس کے اثرات روز بروز ظاہر ہو رہے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جنتا پارٹی اقلیتوں کے ساتھ انصاف نہیں کر رہی ہے اور شری جے پرکاش نرائن بھی ایک بیان میں اس کی طرف اشارہ کر چکے ہیں، ہم طبعی طور پر اکثریت اور اقلیت کی مروجہ اصطلاحات کے کبھی قائل نہیں ہوئے یہ سیاست فرنگ کی زائیدہ ہیں اور ان کا اثر انسانیت کی قدروں پر پڑتا ہے بہر حال جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے۔ جنتا گورنمنٹ کو جمعہ جمعہ قائم ہوئے ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں ان دنوں میں مسلمانوں کے جو کام ہوئے ہیں اون کو جنتا گورنمنٹ کی برکت ہی کہا جا سکتا ہے، مثلاً ملک کے سب سے بڑے مقابلہ کے امتحانات میں مسلمان امیدوار لڑکے اور لڑکیاں جس تعداد میں اس سال کامیاب ہوئے ہیں گذشتہ تیس برسوں میں کبھی کامیاب نہیں ہوئے اور ایک لڑکے کی تو پورے ہندوستان میں سیکنڈ پوزیشن ہے۔ حج کے کرایہ میں اضافہ ہوا اور مسلمانوں نے اس پر احتجاج کیا تو کرایہ فوراً کم کر دیا گیا۔ جبراً نسبندی کو روک دیا گیا۔ وزیر قانون نے اعلان کیا کہ چونکہ مسلمان متبنیٰ بل کے خلاف ہیں اس لئے اس کو اون کے سر نہیں تھوپا جائیگا۔ وزیر تعلیم نے اعلان کیا کہ علی گڈھ مسلم یونیورسٹی ایکٹ میں مسلمانوں کی خواہش کے مطابق ترمیم ہوگی اور وہ اس سلسلہ میں وائس چانسلر اور دوسرے مسلمان زعما سے بات چیت کر رہے ہیں جہاں تک پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں مسلمانوں کی نمائندگی کا سوال ہے وہ بھی کچھ ایسی بری اور کم نہیں ہے گذارش کا مقصد یہ ہے کہ یہ جو کچھ ہے بسا غنیمت ہے مسلمانوں کو اس کا احساس ہونا چاہئے اور احتجاج کا طریقہ ترک کر کے ہمہ تن اپنی تعمیر و ترقی کی کوششوں میں لگنا چاہئے، ورنہ نالائق کو تو خیرات بھی نہیں ملتی۔

(باقی صـ ۴۲ پر)

© rasailojaraid.com